بسم اللہ الرحمن الرحیم

"انہم (الفلاسفۃ) یحکمون بظنٍ و تخمین، من غیر تحقیق و یقین"
[تہافت الفلاسفۃ ص 76]

ابو احمد عبد المعیز عطاری

محمد شوکت علی

درجہ سادسہ

نوٹس:
ہدایۃ الحکمۃ
(الفن الاول من الطبعیات)

03496440269

CamScanner

شمارہ اول

مدرس :

استاذ العلماء حضرت علامہ
مولانا مفتی محمد شاہد عطاری
(دامت برکاتہم العالیہ)

ابتداء :
02 مئی 2023ء
بمطابق
11 شوال المکرم 1444ھ
بروز منگل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

"ھدایۃ الحکمۃ" فلسفہ کا تعارف

02/05/2023
بروز منگل

فلسفہ کیا ہے؟

عربی زبان کا لفظ ہے یونانی زبان کے دو الفاظ سے مل کر بنا ہے
حکمت محبت
Sophia , Philos یعنی فلسفہ کو حکمت بھی کہتے ہیں اور ایک معنی دانشمندی سے محبت کرنا بھی ہے۔

تعریف: اس کی کثیر تعریفات کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے "موجودات کے احوال واقعی سے انسانی طاقت کے مطابق بحث کرنا" ایسے امور نفیس امر یہ بھی کیا جاتا ہے۔

فلسفہ کی ابتداء: انسانی فکر کی تاریخ جتنی پرانی ہے فلسفہ بھی اتنا ہی پرانا ہے۔

فلسفہ کی شہرت: فلسفہ کو جو شہرت حاصل ہوئی وہ یونان سے ہوئی عیسیٰ (علیہ السلام) کی پیدائش سے 600 سال قبل

فلسفہ یونانی کا پہلا دور:

یہ دور سقراط (یہ بھی ایک فلسفی تھا) سے پہلے کا دور ہے طالیس (یہ بھی ایک فلسفی ہے) یہ قدیم ترین فلسفی ہے اس کے دور میں ایک بحث یہ تھی کہ ہر چیز کی اصل کیا ہے؟ اور اس میں اختلاف تھا کہ ہر چیز کی اصل ہوا ہے یا آگ ہے یا مختلف اشیاء اور طالیس نے یہ نظریہ قائم کیا تھا کہ ہر چیز کی اصل "پانی" ہے

سقراط اور اس کے بعد کا دور:

یہ دور فلسفہ یونانی کی پختگی کا دور تھا سقراط کا شاگرد افلاطون ہے اور افلاطون کا شاگرد ارسطو ہے اور اس کے بعد کا دور فلسفہ یونانی کے انحطاط (پستی) کا دور ہے

① یہ ضعیف قول ہے

سقراط کے فلسفی نظریات کیسے بنے؟

ایک قول یہ ہے کہ مصر، چین، ہند کا سقراط نے دورہ کیا اور وہاں سے یہ افکار حاصل کئیں۔
دوسرا قول یہ ہے کہ اس نے فیثی غورث سے یہ نظریات حاصل کئے۔ اور فیثی غورث نے حضرت سیدنا سلیمان (علیہ السلام) سے۔

مسلمانوں میں فلسفہ کیسے پہنچا؟

وحی سے پہلے بھی اور وحی کے بعد بھی حضور (علیہ السلام) شریعت عقل کی پیروی کیا کرتے تھے①
حضور (علیہ السلام) کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد مختلف فرقے ہوئے تو علم الکلام سے مدد لی گئی جو فلسفہ کی نسبتاً زیادہ واضح صورت ہے۔

فلسفہ یونانی مسلمانوں میں کیسے داخل ہوا؟

خلیفہ مامون بن ہارون رشید کے دور میں ارسطو کی کتاب "السماء والعالم" کا ترجمہ یعقوب بن اسحاق قندی نے کیا اور اس کے بعد ابو نصر فارابی نے کیا اور پھر ابن سینا نے کیا۔ اور امام فخر الدین رازی (علیہ الرحمۃ) نے ان افکار کو ختم کیا جو اسلام کے خلاف تھیں۔ اور اسی طرح امام غزالی (علیہ الرحمۃ) بھی مسلمان فلسفیوں میں شامل ہیں اور ان کے بعد ابن رشد بھی۔

فلسفہ کی تقسیم:

امام غزالی (علیہ الرحمۃ) نے اسّ کو تین (3) امور میں تقسیم کیا ہے
1- وہ امور جس میں صرف عنوان کا اضافہ تھا جیسے: کائنات کو پیدا کرنے والا کون؟
2- وہ امور جس میں اسلامی افکار کی خلاف ورزی نہیں تھی ان میں رد و بدل بھی نہیں ہوا
2- وہ امور جس میں اسلامی افکار کی خلاف ورزی تھی تو اس میں رد و بدل بھی ہوا

سقراط کے فلسفی نظریات کیسے بنے؟

ایک قول یہ ہے کہ مصر، چین، ہند کا سقراط نے دورہ کیا اور وہاں سے یہ افکار حاصل کئیں۔
دوسرا قول یہ ہے کہ اس نے قبطی عورت سے یہ نظریات حاصل کئے۔ اور قبطی عورت نے حضرت سیدنا سلیمان (علیہ السلام) سے۔

مسلمانوں میں فلسفہ کیسے پہنچا؟

وحی سے پہلے بھی اور وحی کے بعد بھی حضور (علیہ السلام) شریعت عقل کی پیروی کیا کرتے تھے (۱) حضور (علیہ السلام) کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد مختلف فرقے ہوئے تو علم الکلام سے مدد لی گئی جو فلسفہ کی نسبتاً زیادہ واضح صورت ہے۔

فلسفہ یونانی مسلمانوں میں کیسے داخل ہوا؟

خلیفہ مامون بن ہارون رشید کے دور میں ارسطو کی کتاب "السماء والعالم" کا ترجمہ یعقوب بن اسحاق کندی نے کیا اور اس کے بعد ابو نصر فارابی نے کیا اور پھر ابن سینا نے کیا۔ اور امام فخر الدین رازی (علیہ الرحمۃ) نے ان افکار کو ختم کیا جو اسلام کے خلاف تھیں۔ اور اسی طرح امام غزالی (علیہ الرحمۃ) بھی مسلمان فلسفیوں میں شامل ہیں اور ان کے بعد ابن رشد بھی۔

فلسفہ کی تقسیم:

امام غزالی (علیہ الرحمۃ) نے اس کو تین (3) امور میں تقسیم کیا ہے

1- وہ امور جس میں صرف عنوان کا اختلاف تھا جیسے: کائنات کو پیدا کرنے والا کون؟
2- وہ امور جس میں اسلامی افکار کی خلاف ورزی نہیں تھی ان میں ردوبدل بھی نہیں ہوا
2- وہ امور جس میں اسلامی افکار کی خلاف ورزی تھی تو اس میں ردوبدل بھی ہوا

CamScanner

فلسفہ کے مکاتب :-

فلسفہ کے 150 مکاتب فکر ہیں۔ ان میں سے
مشہور ترین دو ہیں ۔ ۱۔ اشراقیہ ۲۔ مشائیہ

۱۔ اشراقیہ نے افلاطون کی افکار کو اختیار کیا اور افلاطون کی افکار کو شیخ شہاب الدین نے لیا۔

۲۔ مشائیہ نے ارسطو کی افکار کو اختیار کیا اور ارسطو کی افکار کو یعقوب بن اسحاق نے لیا۔

اور یہ کتاب "ھدایۃ الحکمۃ" مشائیہ کی افکار پر ہے۔

* **معرفت الٰہی** اسلامی فکر کی رعایت کے ساتھ حاصل کریں تو وہ صوفیہ ہیں اور اس کے بغیر حاصل کریں تو اشراقیہ ہیں۔

اشراقیہ کہنے کی وجہ :- یہ شرق سے نکلا ہے جس کا معنی ہے روشنی اور جب معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے تو جو کچھ لوح محفوظ پر لکھا ہے وہ تمام دل پر آشکار ہوجاتا ہے۔

* **معرفت الٰہی** اسلامی فکر کی رعایت کے ساتھ حاصل کریں تو وہ متکلمین ہیں اور اس کے بغیر حاصل کریں تو وہ مشائیہ ہیں۔

مشائیہ کہنے کی وجہ :- یہ مشی سے نکلا ہے جس کا معنی ہے چلنا اور

۱۔ ارسطو چلتے چلتے مسائل بیان کرتا تھا اس لئے مشائیہ کہا۔

۲۔ مطلوب سے مبادی اور مبادی سے مطلوب تو اس درمیان بھی چلنا پایا جا رہا ہے اس وجہ سے اس کو مشائیہ کہا۔

03/05/2023
بروز بدھ

اصطلاحات (فلسفہ)

1- **طبیعة** :- وہ قوت ہے جو اجسام میں سرایت کئے ہوئے ہو اور اسی کے ذریعے اجسام اپنے کمال طبعی تک پہنچیں۔

2- **قوت** :- 1- استعداد مطلق کو قوت کہتے ہیں۔ (صلاحیت)
2- ایسی استعداد جس سے فعل حاصل ہونے لگ جائیں مگر تھوڑی کوشش کے ذریعے جیسے نومولود بچے کا عمل
3- ایسی استعداد جو تام ہو جائے اور جب چاہے فعل ادا کیا جا سکے جیسے بڑے انسان کا عمل

* استعداد مطلق کو قوت ھیولانی بھی کہا جاتا ہے۔
* دوسری تعریف جو کی گئی ہے اسے قوت ممکنہ بھی کہا جاتا ہے۔
* تیسری تعریف جو کی گئی ہے اسے قوت ملکہ بھی کہا جاتا ہے۔

12 · 3- **تداخل** :- دو چیزوں میں سے ایک کا دوسرے میں اس طرح داخل ہو جانا کہ دونوں وضع حجم میں متحد ہوں جیسے کپڑا رنگنا
* وضع سے مراد اشارہ حسیہ اور عقلیہ کو قبول کرنا۔
* حجم سے مراد وہ ہی ہے جو عام محاورے میں لیا جاتا ہے مثلاً موٹا پتلا لوٹا۔
جوہر کا جوہر میں تداخل باطل ہے، جوہر اور عرض کا تداخل ہو سکتا ہے۔

4- **محل** :- جس میں کوئی چیز سرایت کر جائے۔

5- **حال** : سرایت کرنے والی شئی

* محل اگر حال کا محتاج ہو تو اسے مادہ اور حلول کہتے ہیں۔ ہیں
* محل اگر حال کا محتاج نہ ہو تو محل کو موضوع اور حال کو عرض کہتے

CamScanner

04/05/2023
بروز جمعرات

6- **جسم طبعی** :- وہ جوہر جو طول و عرض و عمق میں تقسیم کو قبول کرے

7- **جسم تعلیمی** :- وہ عرض جو طول و عرض و عمق میں تقسیم کو قبول کرے

8- **سطح جوہری** :- وہ جوہر جو طول و عرض میں تقسیم کو قبول کرے

9- **سطح عرضی** :- وہ عرض جو طول و عرض میں تقسیم کو قبول کرے

10- **خط جوہری** :- وہ جوہر جو صرف طول میں تقسیم کو قبول کرے

11- **خط عرضی** :- وہ عرض جو صرف طول میں تقسیم کو قبول کرے

12-13 **جوہر فرد و جزء لایتجزیٰ** :-
وہ جوہر جو کسی میں (طول و عرض و عمق) میں تقسیم
کو قبول نہ کرے ~~یہ جوہر فرد~~ اور یہ جوہر جب کسی جسم کا جزء بنتا
ہے تو یہ جزء لایتجزیٰ کہلاتا ہے۔

14- **تقسیم خارجی** :- وہ تقسیم جس میں خارج میں شئی کے اجزاء کا انفصال حاصل ہو

15- **تقسیم ذہنی** :- وہ تقسیم جس میں خارج میں شئی کے اجزاء کا انفصال حاصل نہ ہو

تقسیم خارجی کی اقسام

- قطعی (جو کسی آلہ سے کاٹی گئی ہو)
- کسری (جو بغیر آلہ کے کاٹی گئی ہو)
- خرقی (جو پھاڑی گئی ہو)

تقسیم ذہنی کی اقسام

- وھمی (جو وہم کے واسطے ہو)
- فرضی (جو عقل کے واسطے ہو)

تقسیم وھمی اور فرضی میں فرق:

تقسیم کے بعد اجزاء جدا جدا ہو جائیں تو وھمی ہے
شئے کا تعین نہ ہو تو فرضی ہے۔

05/05/2023

حکمت کی تعریف:۔

موجوداتِ نفس الامریہ کے احوالِ واقعی کو طاقتِ انسانی کے مطابق جاننا ہے۔ چاہے وہ موجوداتِ عیاں ہو یا موجوداتِ معقولات ہو یعنی موجوداتِ خارجیہ ہو یا موجوداتِ ذہنیہ ہو

موضوع:۔ موجوداتِ نفس الامریہ

غرض و غایت:۔ نفسِ ناطقہ کی قوتِ نظریہ اور قوتِ عملیہ کی تکمیل۔

قوتِ نظریہ:۔ وہ قوت جس کے ذریعے اشیاء اور ان کے احوال کا ادراک ہوتا ہے

قوتِ عملیہ:۔ وہ قوت جس کے ذریعے نفسِ ناطقہ ایسے اعمال پر صادر ہوتا ہے جس کے ذریعے فضائل سے مزین اور رذائل (برائی) سے مبرا ہوتا ہے۔

نوٹ:۔

نفسِ ناطقہ کی قوتِ نظریہ کی تکمیل حکمتِ نظریہ سے اور قوتِ عملیہ کی تکمیل حکمتِ عملیہ سے ہوتی ہے۔

* حکمت کی اقسام:-

حکمت کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ حکمتِ نظریہ　　　　۲۔ حکمتِ عملیہ

۱۔ حکمتِ نظریہ:-

موجوداتِ نفس الامریہ کے ان احوال واقعیہ کو جاننا جو ہماری قدرت اور اختیار میں نہ ہوں
مثلاً:- واجب تعالیٰ (عزوجل) کی ذات و صفات اور زمین و آسمان

۲۔ حکمتِ عملیہ:-

موجوداتِ نفس الامریہ کے ان احوال واقعیہ کو جاننا جو ہماری قدرت اور اختیار میں ہوں۔
مثلاً:- ہمارے افعال و اعمال۔

CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

06/05/2023

فلسفہ

منطق — طبعیات — الہیات

یہ تین فنون پر مشتمل ہے

- مطلق اجسام (الفن الاول)
- صرف فلکیات (الفن الثانی)
- صرف عنصریات (الفن الثالث)

الفن الاول دس 10 فصول پر مشتمل ہے

اجسام کس چیز سے مرکب ہیں

پہلا موقف (مشائین)

* اجسام دو چیز سے مرکب ہے
  - ہیولیٰ
  - صورۃ جسمیہ

دوسرا موقف (جمہور متکلمین)

* ایسے چھوٹے چھوٹے اجزاء سے مرکب ہے جو قطعی، کسرا، وھمی، فرضی کسی بھی تقسیم کو قبول نہیں کرے۔

(فصل اول) "فصل فی ابطال الجزء الذی لا یتجزأ"

جزء لا یتجزأ مشائین کے نزدیک باطل ہے۔
مشائین کے نزدیک :- تقسیم ہوگا۔
جمہور متکلمین کے نزدیک :- تقسیم نہیں ہوگا۔

1- **تقسیم ہونے کی پہلی دلیل :-**

ہم تین اجزاء فرض کرتے ہیں۔

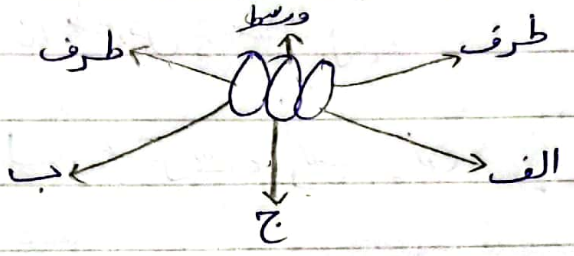

۱- ان یکون الوسط مانعاً من تلاقی الطرفین
وسط طرفین کو ملنے سے روک رہا ہوگا تو یہ صورت اس طرح ہوگی کہ وسط والے کی ایک طرف "الف" کی طرف ہوگی اور دوسری طرف "ب" کی طرف ہوگی تو اس طرح یہ تقسیم ہوجائے گا

۲- أو لا یکون
وسط طرفین کو ملنے سے نہیں روک رہا ہوگا تو یہ صورت باطل ہے تو اس صورت میں وسط وسط نہ رہا، طرف طرف نہ رہا۔ اور یہ تداخل جو یہ ہو جائے گا جو کہ باطل ہے۔

٧- تقسیم ہونے کی دوسری دلیل :-

ہم دو اجزاء فرض کریں اور اُن کے اوپر تیسرا جزء ملتقی بھی فرض کریں۔

ملتقی (درمیان) میں فرض کیا،

یہ ایک جزء ہوگیا۔ یہ دوسرا جزء ہوگیا۔

1- جو ملتقی ہے وہ کسی سے نہیں مل رہا ہے تو یہ باطل ہے

2- ان یلاقی واحدا منهما فقط
ملتقی ایک سے مل رہا ہے تو یہ بھی محال ہے کیونکہ درمیان والا دونوں طرفوں سے لازمی ملیگا۔ OO

3- أو مجموعهما
دونوں کے مجموعے سے مل رہا ہے OO تو یہ تقسیم ہو رہا ہے، (آدھا ادھر اور آدھا ادھر ہے)

4- أو من كل واحد منهما شيئًا
دونوں میں سے ہر ایک سے کچھ کچھ مل رہا ہے OOO

* تیسری اور چوتھی صورت میں تقسیم ہو رہا ہے اور یہ ہماری دلیل ہے۔

** مشائین کا رد :-

دو طرح ہوگا۔

1. قرآن الکریم کی آیت کریمہ سے مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ [سبا-۷]

2- تداخل جوہر باطل ہے جبکہ اتصال حقیقی ہو اور ہم اتصال حسی مانتے ہیں اور یہ تقسیم ہوتا ہے مثلاً:

حقیقی حسی

08/05/2023

دوسری فصل کی اہم اصطلاحات :

1- **ہیولیٰ :** ہیئت اولیٰ سے بنا ہے یا پھر ہل بھل ہملا سے بنا ہے
اس کا معنی کسی چیز کو کسی چیز میں ڈال دینا
لغوی معنی روئی جیسے مٹی کا گارا اور مادہ
اصطلاحی تعریف ہر جسم جزء سے مل کر بنتا ہے جس میں سے
ہر ایک جزء دوسری میں حلول کیے ہوتا ہے حال کو صورت جسمیہ
محل کو ہیولیٰ کا نام دیا جاتا ہے۔
(نوٹ) جسم دو جوہری اجزاء سے مرکب ہوتا ہے ایک ہیولیٰ سے
اور دوسرا صورت جسمیہ سے
پانچ چیزوں پر جوہر کا اطلاق ہوتا ہے
1- عقل 2- نفس 3- ہیولیٰ 4- صورت 5- جسم

2. **صورت جسمیہ :** یہ حال ہے اور وہ جوہر ہے جو اپنی ذات میں
متصل ہے اور اشارہ حسیہ کو قبول کرتی ہے
ابعاد ثلاثہ میں تقسیم ہوتی ہے۔

3- **حلول :**
اختصاص ناعت یعنی مخصوص تعلق جو چیزوں
کا ایسا تعلق پہلی چیز کے وجود کا تصور دوسری چیز کے
بغیر نہ ہو سکے اور ان میں سے ایک نعت اور دوسری
نعت بہ بنے اور اگر وہ چیز اشارہ حسیہ کو قبول کرتی ہے
تو ان میں سے ایک طرف اشارہ بھی دوسری چیز کی طرف اشارہ ہے
مثال: کپڑا اور سیاہی اس میں کپڑا محل ہے اور سیاہی حال ہے
اور کپڑے میں صلاحیت ہے کہ وہ سیاہی کو قبول
کرتا ہے اور ان کے درمیان جو مخصوص تعلق ہے وہ حلول
کہلائے گا۔

CamScanner

4. **اتصال**: کسی چیز کا اس طرح ہونا اسکے اجزاء مفروضہ کے درمیان حدود مشترکہ پائی جائیں گی۔

جیسے: ______ اس میں اتصال ہے یعنی حدود اور ابتداء معلوم ہے لیکن اگر اسکے C ، B ، A کے نام سے تین حصے بنا دیں تو اس کی حدود مشترکہ ہو جاتی گی۔

نوٹ: اتصال اور انفصال کے درمیان تقابل ہے۔

5. **تقابل**: دو چیزوں کا ایک وقت میں، ایک محل میں، ایک جہت میں جمع نہ ہونا جیسے زید باپ، اور عمر بیٹا
اب عمر بیٹا ہو سکتا ہے لیکن زید کا باپ نہیں تو ایک وقت اور محل اور جہت جمع نہیں ہو سکتی۔

تقابل کی اقسام: تقابل کی چار اقسام ہیں۔

1. **تضاد**: دونوں چیزیں وجودی ہوں لیکن ایک تعقل دوسرے پر موقوف نہ ہو

2. **تضایف**: دونوں چیزیں وجودی ہوں لیکن ایک تعقل دوسرے پر موقوف ہو

3. **عدم ملکہ**: کسی میں ایک عیب ہو اسے عدم اور وہ عیب دوسرے میں نہ ہو اسے ملکہ کہتے ہیں جیسے اندھا پن ہونا۔

4. **ایجاب وسلب**:

جیسے انسان ہونا یا انسان نہ ہونا

۶- **قبول**: قبول کے دو معنی ہیں۔
۱- استعداد مطلق ۲- مطلق اتصاف

۱- ایسے محل میں شئ کا نہ پایا جانا جو اس کی صلاحیت رکھے مثلاً کاتب ہونا لیکن لکھ نہیں رہا۔
(نوٹ) "استعداد مطلق کے مقابلے میں آتا ہے فعل"۔
۲- ایک شئ کا دوسری شئ کا متصف ہونا مطلق اتصاف کہلاتا ہے

07/05/2023

** (فصل ثانی) اثبات ھیولی کے بارے میں
فصل ثانی کا دعویٰ:
ہر جسم دو جزؤں سے مرکب ہوتا ہے جس میں سے ایک دوسرے میں حلول کئے ہوتا ہے
حال کو صورت جسمیہ اور محل کو ھیولی کہتے ہیں۔

برہان و فصل و وصل کے ذریعے دلیل:
بعض وہ اجسام جو اتصال کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ درحقیقت متصل ہوتے ہیں۔
جیسے: پانی اور آگ۔

سوال: جسم کے اندر اتصال اور انفصال کس چیز سے ہوگا حقیقی موصوف کون ہے؟
اس میں تین احتمال ہیں۔
(1) جسم تعلیمی (2) صورۃ جسمیہ (3) کوئی تیسری چیز

* جسم تعلیمی نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ یہ اتصال ہے اور یہ ھیولی انفصال کو قبول کرتا ہے اور ہے اس میں اتصال اور انفصال کا اجتماع لازم آئیگا۔
* صورۃ جسمیہ بھی نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ اسے جسم تعلیمی کو لازم کی ہے اور بات یہاں انفصال کی ہے تو یہاں اتصال و انفصال

کا اجتماع لازم آئیگا اور یہ محال ہے۔

* کسوف تیسری چیز وہ ہو سکتی ہے حقیقی موصوف اور وہ ہیولیٰ ہے۔ یعنی جسم کے اندر اتصال و انفصال ہیولی کے ذریعے ہوگا۔

قاعدہ مسلمہ: اگر مقبول وجودی عدم ملکہ ہو تو قابل اور اس کے لوازمات کا مقبول وجودی کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔

مقبول ← انفصال

قابل ← جسم تعلیمی ہوگا، صورۃ جسمیہ ہوگا، کوئی اور تقسیری چیز

* جب قابل مقبول کو قبول کر لیگا تو اس کے لوازمات کا بھی ہونا ضروری ہے۔

(لوازمات) صورۃ جسمیہ کو جسم تعلیمی (مقدار) لازم ہے۔

جسم تعلیمی کے بغیر صورۃ جسمیہ نہیں پایا جا سکتا ہے۔

(اعتراض) دعوی میں ہر جسم تھا دلیل میں بعض اجسام ہیں؟

جواب اور اس کے ساتھ نیا دعوی:

وإذا ثبت أن ذلك الجسم مركب من الهيولى ~~لبعض کے~~ من الهيولى والصورة

جب بعض اجسام کا ہیولی اور صورۃ جسمیہ سے مرکب ہونا ثابت ہوچکا تو تمام اجسام ہیولی اور صورۃ جسمیہ سے مرکب ہونگے۔

تیسرے دعوی کی دلیل :

اس کی دو دلیلیں ہیں ۔

① لأنّ الطبيعة المقدارية اما أن تكون بذاتها غنية عن المحل
② أو لم تكن

۱- صورۃ جسمیہ ذاتی طور پر محل سے مستغنی ہے ۔
۲- صورۃ جسمیہ ذاتی طور پر محل کی محتاج ہے ۔

والاوّل محال .... فکل جسم مرکب من الهیولی والصورۃ

* پہلی دلیل غلط ہے کیونکہ حلول اس وقت جائز ہوتا ہے جب صورۃ اس کی محتاج ہو یعنی ایک چیز کا حلول دوسری چیز کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے ۔
* دوسری دلیل درست ہے ۔

پہلی دلیل کا رد : دو چیزیں ہیں ۱- اتصال حقیقی ۲- اتصال حسی
اگر اتصال حقیقی نہیں ہے تو جزء لا یتجزاء ثابت ہوگا
ہم کہتے ہیں کہ اتصال حسی ہے اور ہمارے نزدیک جزء لا یتجزاء باطل نہیں ہے ۔ اس پر قرآن الکریم کی آیت مبارکہ دلیل ہے ۔

جسم تعلیمی = مقدار
- مقدار مخصوص
- نفس مقدار

ہماری مراد نفس مقدار ہے لہذا جسم تعلیمی قابل بن سکتا ہے
اگر جسم تعلیمی نہ بن سکے تو پھر صورۃ جسمیہ بنے ۔
اور صورۃ جسمیہ کو مقدار (جسم تعلیمی) لازم ہے اور مقدار سے ہماری مراد نفس مقدار ہے تو پھر صورۃ جسمیہ بھی قابل بن سکتی ہے ۔

CamScanner

دوسری دلیل کا رد:

دو چیزیں ہیں۔

1- صورۃ ذاتی طور پر محل سے مستغنی ہے

2- صورۃ ذاتی طور پر محل کی محتاج ہے۔

مشائین کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے جبکہ ہم کہتے ہیں کہ ذاتی طور پر مستغنی نہیں ہے۔ کیونکہ عارضی طور پر محتاج ہو سکتا ہے اسی وجہ سے کہ ہم دوائی سے مستغنی ہیں۔

(فصل ثالث) فصل فی ان الصورۃ الجسمیۃ لاتتجرد عن الهیولی .....

فصل ثالث کا دعوی:

لانها لو وجدت بذاتها بدون حلولها فی الهیولی

صورۃ جسمیہ ھیولی کے بغیر نہیں پائی جا سکتی ہے۔

صورۃ ← ملزوم

ھیولی ← لازم

ملزوم ——— لازم ← تلازم

(دونوں چیزیں ایک دوسرے کو لازم ہیں)

اگر آپائی جائے (صورۃ جسمیہ) ھیولی کے بغیر تو دو صورتیں ہیں۔

1- غیر متناہی ہو کر پائی جائے۔ (یہ نہیں ہو سکتا)

2- متناہی ہو کر پائی جائے۔ (اور یہ بھی نہیں ہو سکتا)

غیر متناہی ہو کر نہیں پائی جا سکتی اس پر دلیل :

دو صورتیں ہیں۔

۱۔ دلیل اجمالی   ۲۔ دلیل تفصیلی

۱- لأنّ الأجسام كلّها متناهية

کوئی صورۃ غیر متناہی ہے ہی نہیں تمام متناہی ہیں۔

۲- الا امکن أن يخرج من مبدأ واحد [illegible] .... هذا خلف

مثلث کے مبدأ سے دو سطر نکلے گی ایک کو نام دیتے ہیں "الف" کا اور دوسری کو "ب" کا اور یہ دونوں سطر اوپری جانب بڑھتی رہینگی اس طرح یہ دونوں سطر غیر متناہی ہوگی اور ان دونوں سطر کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ غیر متناہی ہوگا اسی کو ہم "ج" کا نام دیتے ہیں لیکن "ج" دو حاصروں کے درمیان محصور ہونے کی وجہ سے متناہی ہوگا،

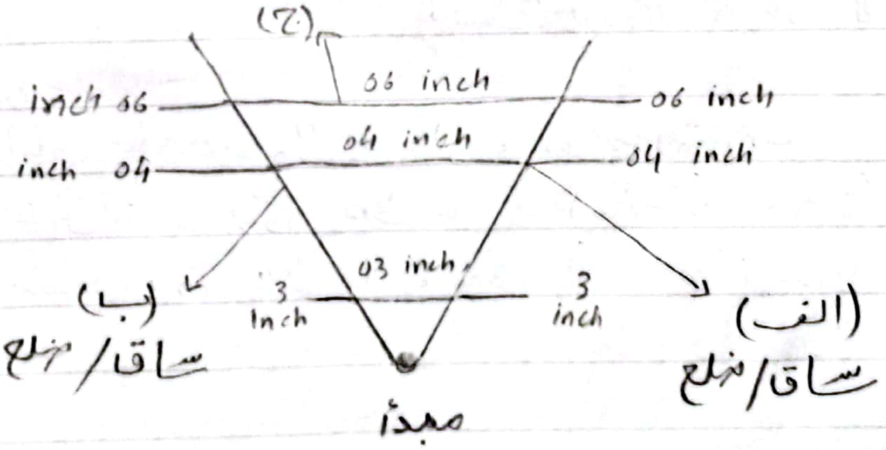

لہذا ثابت ہوا کہ صورۃ غیر متناہی ہو کر نہیں پائی جا سکتی۔

متناہی ہو کر بھی نہیں پائی جا سکتی ہے اس پر دلیل:

اگر متناہی ہے تو اس پر ایک حد ہوگی جب حد ہوگی تو وہ کوئی شکل ہوگی ،

شکل کی تعریف: (لأنّ الشّكل هو الهيئة من إحاطة الحد الواحد أو الحدود بالمقدار)

وہ ہیئت جو ایک یا ایک سے زائد حدود کے احاطہ مقدار سے حاصل ہو

جیسے: گیندی کی شکل - ڈسٹر کی شکل

الشکل

★ إما ان يكون للجسمية لذاتها وهو محال:

شکل صورۃ کی ذات کا تقاضہ ہوگی اور یہ محال ہے کیونکہ تمام شکلیں ایک ہی شکل میں متشکل ہونگی۔

★ أو بسبب لازم للجسمية وهو ايضاً محال لما مر۔

شکل یا تو صورۃ کے لازم کا تقاضہ ہوگی اور یہ بھی محال ہے کیونکہ تمام شکلیں ایک ہی شکل میں متشکل ہونگی۔

★ أو بسبب عارض لها وهو ايضاً محال

شکل صورۃ کو عارض ہوگی یہ بھی محال ہے کیونکہ شکل صورۃ سے جدا ہو سکتی ہے (۱) اس وجہ سے کہ انفصال کو لازم ہے اور انفصال کو قبول کرنے والی چیز ہیولی ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ صورۃ متناہی ہو کر بھی نہیں پائی جا سکتی ہے۔

(۱) جو ہوگی تو انفصال کو قبول کریگی اور انفصال کو قبول ہیولی کرتا ہے اور ابھی ہم ہیولی کے بغیر فرض کر رہے ہیں لہذا خلاف مفروض لازم آئیگا

رَدّ :

★ غیر متناہی ہو کر نہیں پائی جا سکتی اس کا رَدّ :-

① آپ متناہی کی دو ساق فرض نہ کریں بلکہ ایک فرض کریں

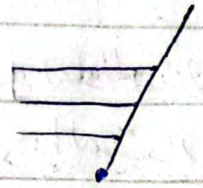

② دو حاصروں کے درمیان ساق فرض کریں تو پہلی ساق بھی غیر متناہی نہ رہے بلکہ وہ بھی متناہی ہوئی دونوں کی ملنے کی جگہ پر ∀ سے

★ متناہی ہو کر بھی نہیں پائی جا سکتی اس کا رَدّ :-

① صورت کی شکل ذات کا تقاضہ نہیں ہوگی کیونکہ تمام شکلیں ایک جیسی ہے تو ہم نے کہا شکل کی دو قسمیں ہیں۔

1. شکل مخصوص 2- شکل نفس

ہم شکل نفس مراد لیتے ہیں کیونکہ اس میں تمام نفس (جانوں) کی شکلیں آگئی تو جانور اور انسان اور پرندے کی شکلیں آگئی تو سب کی شکلیں ایک جیسی نہیں بلکہ الگ الگ ہیں تو یہ دلیل باطل ہوگی۔

② آپ نے کہا کہ صورت (شکل) کی ذات کا لازم کا تقاضہ ہو یہ بھی نہیں ہو سکتا ہم نے کہا جیسے مذکورہ دلیل میں ہم نے شکل نفس مراد لیا تو ایک دوسرے کو شکلیں لازم نہیں لہٰذا دلیل باطل ہوگی۔

③ آپ نے کہا کہ شکل صورۃ کی عارض ہوگی یہ بھی نہیں ہو سکتا تو ہم نے کہا ہو سکتا ہے کیونکہ آپ نے کہا یہاں مراد انفصال ہے اور انفصال ہیولی کو قبول کرتا ہے تو ہیولی مراد نہیں لے سکتے کیونکہ ادھر انفصال جیسی مراد ہے نا کہ انفصال حقیقی تو دلیل یہ بھی باطل ہوگی۔

(1) ہو وہ اشارہ حسیہ کو قبول کرے

(1) کیونکہ اس سے جزء لا یتجزی ثابت ہوگا اور اسکو فصل اول میں باطل کر چکے ہیں

17/05/2023

(فصل رابع) فصل فی أن الهیولی لا تتجرد عن الصورة

فصل رابع کا دعوی:

ہیولی صورۃ جسمیہ کے بغیر نہیں پایا جا سکتا ہے

اگر پایا جائے تو دو صورتیں ہیں۔

ہیولی مجرد عن الصورة

- (1) ان تکون ذات وضع
  - أن تقسیم — قابل انقسام
    - فی جہۃ واحدۃ (خط جوہری) ×
    - فی جہتین (سطح جوہری)
    - فی ثلاث جہات (جسم)
  - أولا — غیر قابل انقسام ×
- أو لا تکون (غیر ذات وضع)
  - مقترنا عن الصورة
    - أن لا تتحصل فی حیز اصلا ×
    - أو تتحصل فی جمیع الأحیاز ×
    - أو تتحصل فی بعض الأحیاز دون بعض

* اگر ہیولی صورۃ جسمیہ کے بغیر پایا جائے تو یہ دو حال سے خالی نہ ہوگا ۔وہ ذات وضع ہوگا (یا) ذات وضع نہیں ہوگا یعنی وہ اشارہ حسیہ کو قبول کریگا یا نہیں کریگا اور یہ دونوں صورتیں باطل ہیں۔
لہذا ہیولی کا صورۃ جسمیہ کے بغیر پایا جانا باطل ہے۔
ہیولی کا صورۃ جسمیہ کے بغیر ذات وضع ہوکر پایا جانا اس لئے باطل

* کہ اگر وہ بغیر صورۃ جسمیہ کے ذات وضع ہوکر پایا جائے تو دو حال سے خالی نہ ہوگا قابل تقسیم ہوگا (یا) قابل تقسیم نہیں ہوگا
قابل تقسیم نہیں ہوگا یہ باطل ہے کیونکہ یہ (1) ذات وضع ہے اور ہر ذات وضع قابل تقسیم ہوتا اور قابل تقسیم ہونا بھی باطل ہے اس لئے کہ اگر وہ قابل تقسیم ہوگا تو تین حال سے خالی نہ ہوگا
فقط ایک ہی جہت یعنی طول میں تقسیم کو قبول کرے گا (یا)
دو جہتوں میں یعنی طول و عرض میں تقسیم کو قبول کرے گا (یا)
تینوں جہتوں یعنی طول و عرض و عمق میں تقسیم کو قبول کرے گا۔
پہلی صورت میں یہ خط جوہری ہوگا دوسری صورت میں سطح جوہری ہوگا اور تیسری صورت میں جسم ہوگا۔ تینوں ہی احتمال باطل ہیں۔

تینوں احتمالات کیوں باطل ہیں؟

(احتمال اول)

عبارت: أما أنه لا يجوز أن تكون خطاً ---------

خط جوہری اس لئے باطل ہے کہ اگر ہم خط جوہری کو ثابت مانیں تو پھر اس کو دو سطحوں کی دو طرفوں کے درمیان رکھیں گے (تو اس طرح یہ دو خطوں کے درمیان آجائے گا کیونکہ طرف سطح خط ہوا کرتا ہے)

اب سوال یہ ہے کہ خط جوہری ملاقی طرفین سے مانع ہے یا نہیں! مانع نہ ہونا باطل ہے کیونکہ اس سے تداخل جوہر لازم آئیگا جو کہ باطل ہے۔ اور مانع ہونا بھی باطل ہے کیونکہ اگر وہ مانع ہو تو اس کی وہ جانب جو ایک سطح کی طرف سے مقترن ہے وہ غیر ہوگی اس کی اس جانب کا جو دوسری سطح کی طرف سے مقترن ہے اس طرح اس خط کا عرض میں تقسیم ہونا لازم آئیگا اور خط کا عرض میں تقسیم کو قبول کرنا باطل ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ خط جوہری کا ثبوت باطل ہے۔

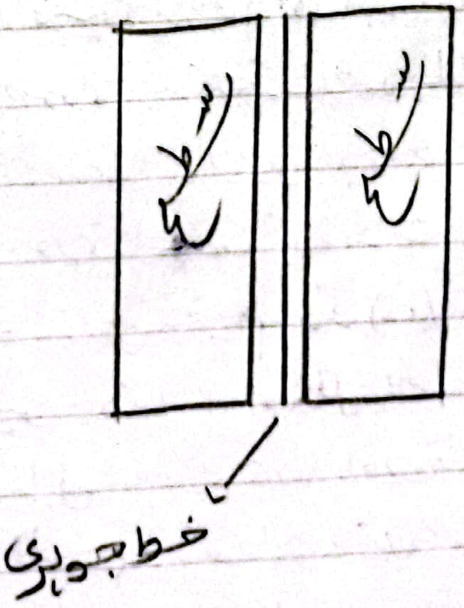

(عبارت) فاما انہ لا یجوز ان تکون سطحاً ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سطح جوہری اس لئے باطل ہے کہ اگر ہم ایسی سطح کا وجود مانیں تو اسے دو جسموں کی دو طرفوں کے درمیان رکھا جائے گا۔ (تو اس طرح وہ دو سطحوں کے درمیان آ جائے گا کیونکہ طرف جسم سطح ہوا کرتی ہے)

اب سوال یہ ہے کہ سطح جوہری ملاقی طرفین سے مانع ہے یا نہیں مانع نہ ہونا باطل ہے کیونکہ اس سے تداخل جوہر لازم آئیگا جو کہ باطل ہے اور مانع ہونا بھی باطل ہے کیونکہ اس صورت میں سطح کا عمق میں تقسیم ہونا لازم آئیگا۔ یہ بھی باطل ہے۔ جیسا کہ ابھی خط جوہری کے بطلان میں بیان ہوا۔

لہذا ثابت ہوا کہ سطح جوہری کا ثبوت بھی باطل ہے۔

(عبارت) أما انہ لا یجوز ان تکون جسمًا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ذات وضع قابل تقسیم ہوگی اور تینوں جہتوں میں (طول وعرض وعمق) میں تقسیم کو قبول کرے یعنی جسم ہوگی تو یہ بھی باطل ہے وہ اس لئے کہ جب یہ جسم ہوگیا تو ہر جسم ہیولیٰ اور صورۃ سے مرکب بنتا ہے تو جس ہیولیٰ کو صورت سے مجرد مانا تھا اس کا صورت سے ملا ہوا ہونا لازم آیا۔ تو ثابت ہوا کہ ہیولیٰ کا صورت جسمیہ کے بغیر ذات وضع ہو کر پایا جانا محال ہے!

CamScanner

اسی طرح ہیولیٰ کا صورت جسمیہ کے بغیر غیر ذات وضع ہوکر پایا جانا بھی محال ہے۔

کیونکہ اگر غیر ذات وضع ہوکر پایا جائے گا تو پھر دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس کے ساتھ صورت کا اقتران ہوگا یا اقتران نہیں ہوگا۔

اقتران نہیں ہوگا یہ باطل ہے کیونکہ پھر تو وہ ہیولیٰ ہی نہیں رہیگا حالانکہ ہم نے اسے ہیولیٰ مانا تھا کیونکہ یہ ہیولیٰ صورت جسمیہ کا محل ہوتا ہے۔

اقتران ہوگا یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ جب ہیولیٰ سے صورت جسمیہ مقترن ہوگی تو وہ تین حال سے خالی نہیں ہوگا وہ کسی بھی حیز میں حاصل نہیں ہوگا۔ (یا) تمام احیاز میں حاصل ہوگا (یا) بعض میں حاصل ہوگا۔

پہلی اور دوسری صورت باطل ہیں۔ کیونکہ ہیولیٰ صورت سے مقترن ہوکر جسم ہوگیا اور کسی بھی جسم کا کسی بھی حیز میں حاصل نہ ہونا یا جسم واحد کا تمام احیاز میں حاصل ہونا محال و باطل ہے۔

اب رہی تیسری صورت کہ بعض احیاز میں حاصل ہو تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اس میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے جو کہ باطل ہے۔

رد:

انہوں نے کہا کہ غیر قابل انقسام جو ہے ہر ذات و وضع قابل ہوتا ہے یعنی کہ ہر ذات وضع کو قبول کرتا ہے۔

دعوی کا رد:

آپ کا یہ دعوی کرنا درست نہیں کیونکہ ہر ذات وضع کو قبول نہیں کرتی

* ذات وضع کی دو قسمیں ہیں جوہر اور عرض

جوہر میں جزء لا یتجزی آجائے گا جو کہ شروع سے ہی باطل ہے۔

چلیں فرض کر لیں کہ ابطال نہیں ہوا تو پھر دوسری چیز/قسم وہ عرض ہے۔ اس میں نقطہ ہے جو فلاسفہ بھی مانتے ہیں۔ تو آپ نے عرض کو تو کہیں بھی رد نہیں کیا تو آپ کا دعوی کرنا باطل ہے۔

تمام دلیلوں کا رد:

خط جوہری پر جو آپ نے دلیل دی وہ غلط ہے تقسیم نہیں ہوگا جو کہ آپ نے کہا تقسیم ہوگا۔ کیونکہ اتصال حسی مراد لیا نہ کہ اتصال حقیقی۔

اور ایک اضافی بات یہ ہے کہ آپ نے حقیقی شروع میں ثابت ہی نہیں کیا تو آپ پہلے ثابت کریں پھر آگے کوئی اور بات کیجئے گا تو خط جوہری تقسیم نہیں ہوگا آپ کی دلیل باطل ہے۔

جیسے، مذکورہ خط جوہری کا رد کیا اسی طرح ہی سطح جوہری کو فرضی کر کے رد کرتے ہیں اور وہ بھی (سطح جوہری) بھی تقسیم نہیں ہوگا تو یہ بھی باطل ہے۔

پھر آپ کی جسم والی دلیل بھی غلط ہے کیونکہ ہم جسم
سے ہیولی مراد لیتے نہیں دوسرا یہ کہ آپ نے ہیولی
کو بھی ثابت نہیں کیا۔

بس آپ نے اتنی ہی بات کہی تھی کہ انفصال کو
قبول کرنے والی شئ وہ ہیولی ہے جو کہ درست نہیں ہوا

غیر ذات وضع بھی درست نہیں کیونکہ ہم نے جو مراد لیا
مقترن بعن الصورۃ سے وہ یعنی جو صورۃ سے ملتا ہو۔
اب ہم کہتے ہیں مقترن عن الصورۃ دو طرح ہوتا ہے۔
۱- ہیولی مقترنہ   ۲- ہیولی مجردہ
اب ہیولی مجردہ میں تو کوئی صورۃ نہیں اور احتمال
چلایا گیا ہے اور یہ قاعدہ کے خلاف ہے تو لہذا یہ بھی باطل ہے

23/05/2023

فصل خامس) فصل فی الصورۃ النوعیہ

فصل خامس کا دعوی:

تمام اجسام میں صورۃ جسمیہ کے علاوہ بھی ایک صورۃ پائی جاتی ہے اسی صورۃ کو صورۃ نوعیہ کہتے ہیں۔

صورۃ نوعیہ: وہ امر جو جسم کی ہر ہر نوع کے ساتھ مختص ہو۔

اختصاص: جسم جب اس میں ہوگا تو سکون کا تقاضہ کریگا جب اس سے نکلے گا تو اسکی طرف حرکت کا تقاضہ کرے گا۔

دلیل:

بعض اجسام کا بعض احیاز کے ساتھ اختصاص ہوتا ہے

اس کو (بعض اجسام کا بعض احیاز کے ساتھ اختصاص) "آثار مختصہ بالاجسام" بھی کہتے ہیں۔

★ یہ اختصاص امر خارج کی وجہ سے ہوگا، اور یہ باطل ہے کیونکہ جو شی جسم طبعی سے خارج ہے وہ اسی جسم کے کسی حیز کے ساتھ مختص ہونے کا سبب نہیں بن سکتی۔

جیسے: پانی کا ٹھنڈا ہوجانا کسی امر خارج کی وجہ سے نہیں ہو سکتا خود بخود ہوتا ہے وہ چیز پانی میں ہی ہوتی ہے۔

* یہ اختصاص
امر داخل کی وجہ سے ہوگا اور وہ
— ہیولیٰ ہوگا! اگر ہیولیٰ کی وجہ سے اختصاص مانیں تو یہ بھی
باطل ہے کیونکہ ہیولیٰ انفصال کو قبول کرنے والا ہے
(قابل استعداد) ہے
— صورۃ جسمیہ ہوگا! اگر صورۃ جسمیہ کی وجہ سے اختصاص
مانیں گے تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اس سے تمام
صورتوں کا ایک جیسا ہونا لازم آئیگا۔
— کوئی اور صورۃ ہوگی!

اس طرح ثابت ہو گیا کہ
بعض اجسام کا بعض احیاز کے ساتھ اختصاص
نہ تو امر خارج ہے، اور نہ ہی ہیولیٰ ہے اور نہ ہی
صورۃ جسمیہ ہے بلکہ جسم میں پائی جانے والی کوئی
اور صورۃ ہے، اور اسی کو صورۃ نوعیہ کہتے ہیں۔

صورۃ نوعیہ کا رد:

پہلی بات: صورۃ نوعیہ کو ماننے میں کوئی حرج نہیں جبکہ
اس کی تعریف وہ کی جائے کہ "وہ چیز جو جسم کو ممتاز
کرتی ہے دیگر اجسام سے" اور صورۃ نوعیہ کو قدیم جاننا جائز
یاد رہے کہ! اس کو (صورۃ نوعیہ) کو قدیم ماننا کفر ہے۔
* فلاسفہ اس کو (صورۃ نوعیہ) کو قدیم ماننے کی طرف ہی جاتے ہیں

(مشائین)

دلیل کا رد: آپ نے کہا کہ بعض اجسام کا بعض اجزا کے ساتھ اختصاص امرِ خارج کی وجہ سے نہیں ہوگا

ہم (جمہور) کہتے ہو سکتا ہے۔

جیسے پانی کو اگر جس صورت پر رکھا جائے تو وہ دوسری صورت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور یہ امرِ خارج کی وجہ سے ہی ہوتا ہے اور وہ ٹمپریچر ہے۔

(مشائین)

اور آپ نے کہا کہ امرِ داخل (ھیولی، صورۃ جسمیہ) کی وجہ سے بھی اختصاص نہیں ہوگا۔

ہم (جمہور) کہتے ہو سکتا ہے۔

کیونکہ ھیولی اور صورۃ جسمیہ الگ الگ نہیں ہو سکتے ہو سکتا ہے

اب ھیولی اگر صورۃ جسمیہ سے الگ ہو سکتا (صورۃ نوعیہ) کا تعلق ضروری ہے دونوں کو

آپ نے پہلے سے باطل کر دیا ہے پھر آپ کا دعوی ثابت ہوگا کیونکہ "اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال"

(مشائین)

اور آپ نے کہا کہ امرِ داخل کی وجہ سے بھی نہیں ہے، ھیولی بھی نہیں ہے، صورۃ جسمیہ بھی نہیں ہے تو کوئی اور چیز کے ساتھ اختصاص ہوگا اور وہ صورۃ نوعیہ ہی ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ پہلے آپ صورۃ نوعیہ کی تمام صفات کو تو واضح کریں کہ!

صورۃ نوعیہ جوہر ہے۔ بسیط ہے، واحد ہے،

ھیولی اور صورۃ جسمیہ کو لازم ہے۔

ان تمام صفات کے ثابت صورۃ نوعیہ کو ثابت کریں تو ثابت ہوگی آپ نے راستے ان صفات کے ساتھ ثابت نہیں کیا لہذا آپ کا دعوی ثابت نہیں ہوا

(صورۃ نوعیہ کا قدیم ہونا)

فلاسفہ نے صورۃ نوعیہ کے قدیم ہونے کو لیکر جانا ہے۔
کہتے ہیں کہ بعض اجسام کا بعض صورۃ نوعیہ کے ساتھ
اختصاص امر خارج کی وجہ سے نہیں ہو سکتا
اسی طرح ھیولی اور صورۃ جسمیہ کی وجہ سے بھی نہیں
ہو سکتا تو ضرور کوئی اور تیسری چیز ہے اور صورۃ نوعیہ ہے
سوال یہ ہوا کہ درخت کو صورۃ کس نے دی ہے؟
جواب یہ ہوگا کہ صورۃ نوعیہ نے دی ہے۔
اس سے پہلے والے درخت کو کس نے صورۃ دی تو جواب ہوگا
اس سے پہلے والے، پھر اس درخت کو کس نے دی تو
جواب ہوگا اس سے پہلے والے درخت نے۔
لیکن ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ درخت کو صورۃ
اللہ (جل جلالہ) نے دی ہے۔

ھدایۃ (ھدایت):
یہاں سے مصنف ایک سوال کا جواب
کا جواب دینا چاہتے ہیں کہ اس سے قبل دو فصلوں میں
مصنف نے ھیولی اور صورۃ جسمیہ کے مابین تلازم کو ثابت
کیا ہے تو مصنف نے یہ وضاحت نہیں کی کہ ہیولی اور
صورۃ جسمیہ کے درمیان کون سا تلازم پایا جا رہا ہے۔
تلازم کی دو اقسام ہیں۔
1- متلازمین میں سے ایک علت ہو دوسرے کے لئے
2- متلازمین دونوں ہی معلول ہوں کسی علت مشترکہ کے لئے۔

چنانچہ یہاں سے اسی بات کا جواب دیا جا رہا ہے۔

CamScanner

دعویٰ: ان میں تلازم دوسری قسم کا ہے پہلی قسم کا نہیں ہے اس لئے کہ "ہیولیٰ صورۃ جسمیہ کے لئے علت نہیں ہے"۔

علت کی اقسام:

1- علت مادیہ
2- علت صوریہ
(معلول کا جزء)

3- علت فاعلیہ
4- علت غائیہ
(معلول سے خارج)

دعویٰ میں جو علت مراد ہے وہ علت فاعلیہ ہے اس کو علت موجبہ اور فاعلہ بھی کہتے ہیں۔

دلیل:

(محمول)

صغریٰ: ان الهيولى لاتكون موجودة بالفعل قبل وجود الصورة (نظری)

(محمول)

کبریٰ: و العلة الفاعلية يجب ان تكون موجودة قبل الشيء (بدیہی)

نتیجہ:

فالهيولى لاتكون علة فاعلية للصورة

ہیولیٰ صورۃ جسمیہ کے علت فاعلیہ نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ علت کا وجود معلول سے پہلے ہوتا ہے اور ہیولیٰ صورۃ سے پہلے بالفعل موجود نہیں ہوسکتا جیساکہ چوتھی فصل "فی بحث امتناع تجرد الهيولى عن الصورة" میں گزرا۔

نوٹ: یہ قیاس اقترانی کی شکل ثانی ہے۔

دعوی: والصورة أيضاً ليست علةً للهيولى

صورۃ بھی ہیولی کے لئے علت نہیں ہے۔

دلیل:

اشکال (وجہ) ... : صورۃ جسمیہ کا وجود یا تو
شکل کے ساتھ ہوتا ہے یا شکل کی وجہ سے ہوتا ہے۔
لہذا صورۃ جسمیہ شکل سے پہلے موجود نہیں ہو سکتی۔ اور
شکل ہیولی سے پہلے نہیں پائی جاتی تو ثابت ہوا کہ
صورت جسمیہ ہیولی سے پہلے نہیں پائی جا سکتی۔ تو
اگر صورۃ جسمیہ کو ہیولی کے لئے علت مانیں تو پھر
لازم آئیگا کہ صورۃ جسمیہ کا وجود ہیولی سے پہلے ہو
اور یہ خلاف مفروض ہے (باطل ہے)

① شکل (بالشکل)
↓
② صورۃ
↓
③ ہیولی

① شکل + صورۃ (مع الشکل)
↓
② ہیولی

(شکل صورۃ کے تشخص کے لئے علت ہے
یعنی شکل صورۃ کو ایک دوسرے
سے ممتاز کرے گی)

(شکل صورۃ کو متلازم ہے)

دعویٰ: دونوں معلول ہیں دونوں کا وجود سبب منفصل سے ہے دونوں ایک دوسرے سے بذات مستغنی نہیں۔ ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔

دلیل:

صورۃ		ہیولیٰ
محتاج الیہ	←	محتاج
محتاج	→	محتاج الیہ

اس وجہ سے کہ ہیولیٰ بالفعل بغیر صورۃ جسمیہ سے نہیں پایا جا سکتا اور صورۃ جسمیہ بغیر شکل کے نہیں پائی جا سکتی اور شکل بغیر ہیولیٰ کے نہیں پائی جا سکتی لہذا ہیولیٰ صورۃ جسمیہ کا بلاواسطہ محتاج ہوا اور صورۃ جسمیہ بھی شکل کے واسطے سے ہیولیٰ کی محتاج ہوئی۔

(اعتراض) جب یہ دونوں ایک دوسرے کے محتاج ہوئے تو اس طرح دور لازم آ رہا ہے۔

جواب) دور جب لازم آتا جب یہ دونوں ایک ہی جہت سے ایک دوسرے کے محتاج ہوتے جبکہ یہاں ایسا نہیں ہے۔
یہاں جہت ایک نہیں ہے اس طرح کہ ہیولیٰ جو محتاج ہے وہ وجود بقاء میں ہے۔ اور صورۃ جسمیہ جو محتاج ہے وہ اپنے تشکل میں ہے۔
لہذا جب جہتیں مختلف ہیں تو دور لازم نہیں آئیگا۔

CS CamScanner

تمام دعووں کا رَدّ :

پہلے دعوی کا رَدّ :

کہ ھیولی صورۃ کے لئے علت نہیں

دلیل آپ نے دی دو طرح

صغریٰ : ان الھیولیٰ لا تکون موجودۃ بالفعل قبل صورۃ

کبریٰ : والعلۃ الفاعلیۃ یجب ان تکون موجودۃ قبل الشئ

★ صغریٰ میں قبل سے مراد دو ہیں ۔

١- قبل زمانی ٢- قبل ذاتی

★ کبریٰ میں قبل سے مراد صرف قبل ذاتی ہے ۔

اگر صغریٰ میں قبل سے قبل ذاتی ہے تو صغریٰ اور کبریٰ کے حد اوسط میں دور نہ ہوگا تو نتیجہ نہیں آئیگا ۔ اور اگر صغریٰ میں قبل سے مراد قبل ذاتی لیں تو آپ کا حوالہ غلط ہے جو آپ نے متن میں " لِما مرَّ " سے دیا ہے ۔ اور اس سے مراد قبل زمانی ہوگا ورنہ ذاتی لینے میں آپکا حوالہ غلط ہو جائیگا ۔

تو دونوں صورتوں میں دلیل ثابت نہیں تو ان کی دلیل اور دعوٰی کا رد ہو گیا ۔

۲ — دوسرے دعوی کا رد۔

دعوی یہ تھا کہ صورۃ کا وجود ہیولی کے لئے علۃً نہیں۔
ان کا رد اب ان کی اپنی ہی عبارتوں میں ہوگا۔
جیسا کہ عبارت ہے۔
"فالھیولی تفتقر الی الصورۃ فی بقائھا"
اور دعوی میں "وجود" کا کہا اور "بقائھا" میں وجود اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے تو دعوی ثابت نہیں ہوا۔

۳ — تیسرے دعوی کا رد:

تیسرا دعوی جو کیا ہے۔ اس کا بھی رد ہوگا ان ہی رد میں۔ کیونکہ دلیل تیسرے ہی کی ہے تو دونوں کا رد ایک ساتھ ہوگیا

— ط — ص —

CamScanner

ہفتہ + پیر
27|05|2023
29|05|2023

(فصل سادس) "فصل فی المکان"

مکان کی تعریف:

مکان کی تعریف میں اختلاف ہے۔

عند الاشراقی: ایسا بُعد جو موجود ہے مادہ سے مجرد ہے

عند المتکلمین: ایسا بُعد جو محض موہوم ہے اور جسم اس کا شاغل ہے

عند المشائین: جسم حاوی کی سطح باطن جو جسم محوی کی سطح ظاہر کو مماس (چھوتا) ہو۔

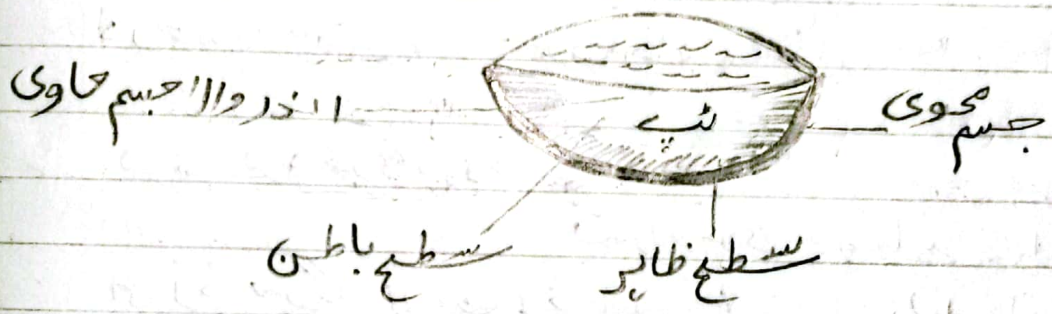

دعویٰ: مکان جسم حاوی کی سطح باطن کا نام ہے جو مماس ہو جسم محوی کی سطح ظاہر کے ساتھ۔

دلیل: مکان کے بارے میں دو احتمال ہیں۔

1- وہ خلاء ہے۔ (یا) 2. جسم حاوی کی سطح باطن ہے جو جسم محوی کی سطح ظاہر کو مس کرتی ہے۔

پہلا احتمال باطل ہے اس لئے کہ اگر مکان خلاء کا نام ہے تو سوال یہ ہوگا کہ خلاء سے مراد کیا ہے ★1
اللاشئ محض (یا) بُعدِ موجود مجرد عن المادۃ

★ مکان کا خلاء بمعنی لاشئ ہونا محض باطل ہے اس لئے کہ خلاء یعنی مکان بمعنی خلاء زیادتی ونقصان کو قبول کرتا ہے
جیسے کہا جاتا ہے کہ!
دو گھروں کے درمیان پائے جانے والا خلاء کم ہے
بنسبت دو شہروں کے درمیان پائے جانے والے خلاء کے جبکہ

جبکہ لاشئ محض زیادتی و نقصان کو قبول نہیں کرتا۔

مکان
- ① خلاء
  - بُعدِ موہوم (باطل ہے) (عدمی)
  - ② بُعدِ موجود مجرد عن المادۃ (باطل ہے)
- ③ جسم حاوی کی سطح باطن

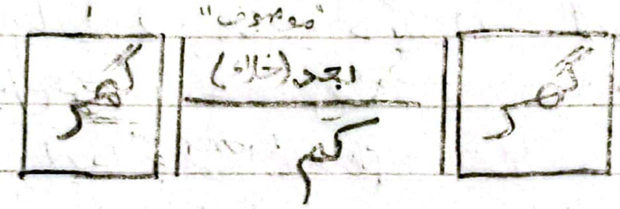

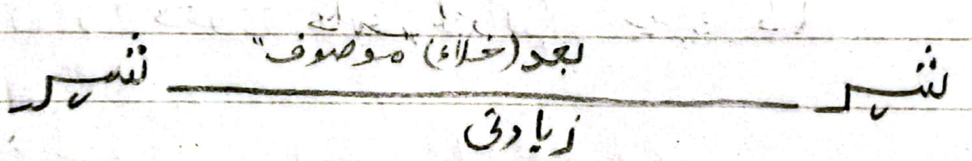

جو چیز کمی یا زیادتی کو قبول کرنے والی ہے وہ ہے (وجودی) اور بعد ہے (عدمی)
صفت وجودی ہو اور موصوف عدمی ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا
لہذا یہ باطل ہے۔

* بعدِ موجود مجرد عن المادۃ ہونا باطل ہے یعنی مکان کا خلاء بھی "بُعدِ موجود مجرد عن المادۃ" ہونا کیونکہ جب کوئی بعد ہوگا اور مادہ سے مجرد ہوگا تو پھر وہ باعتبار بذات مادہ بھی ہیولیٰ سے مستغنی ہوگا۔ یعنی یہ تقاضہ کر رہا ہے کہ اس میں کوئی چیز نہ ہو اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ہیولیٰ جسم کا تقاضہ کرتا ہے لہذا یہ بھی باطل ہے۔

یہاں تک یہ ثابت ہو گیا کہ مکان خلاء کا نام نہیں ہے
تو لازمی ہے کہ مکان کے لئے دوسرا احتمال متعین ہو گا
وہ یہ کہ مکان جسم حاوی کی سطح باطن کا نام ہے
جو جسم محوی کی سطح ظاہر کو مس کر رہی ہو اور یہی
دعویٰ تھا۔

2- دوسرا احتمال

★ مکان کا جسم حاوی کی سطح باطن ہونا ماتن نے اس کو
ثابت نہیں کیا کیونکہ دیگر احتمالات کا رد کرنا ہی
ہماری دلیل ہے۔
لہذا جب ان تمام احتمالات کو باطل کر دیا تو
ہمارا دعویٰ ثابت ہو گیا۔

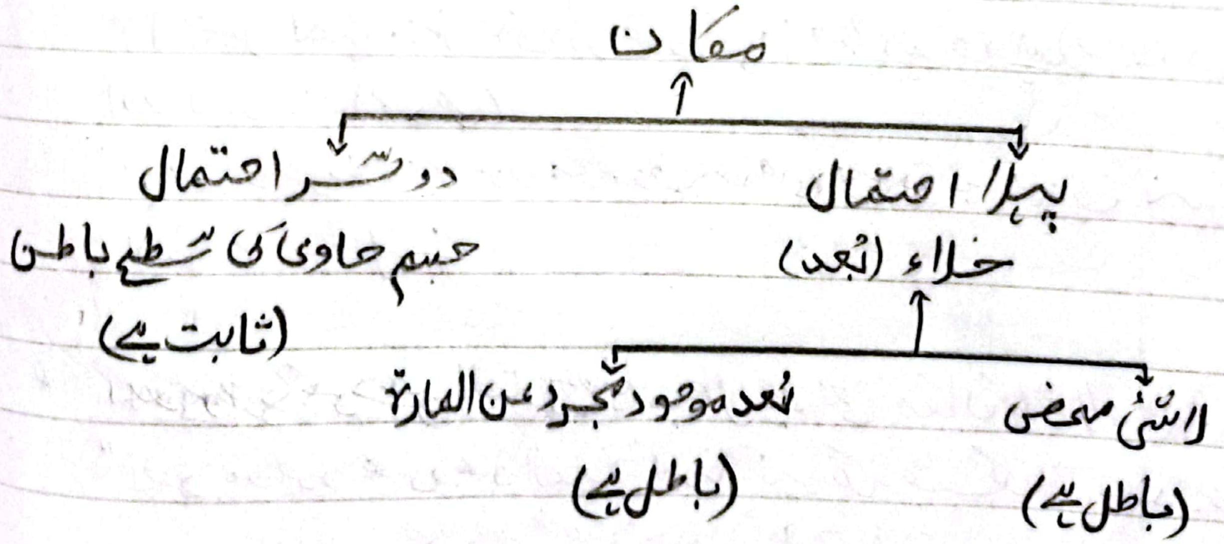

رد:

ماتن نے جو اپنا دعوی ثابت کیا ہے وہ اس صورت میں ہو سکتا تھا کہ جب یہ دونوں ایک دوسرے کی نقیض ہوتے جیسے کہا جاتا ہے۔

زید آیا

زید نہیں آیا

اگر ایک کو باطل کریں تو دوسرا ثابت ہوگا اور دوسرا باطل کریں تو پہلا ثابت ہوگا۔

جبکہ جو دعوی ماتن نے پیش کیا ہے وہ ایک دوسرے کی نقیض نہیں ہے۔

جیسے: بعد موہوم (خلاء)

جسم حاوی کی سطح باطن

CS CamScanner

30/05/2023
بروز منگل

(فصل سابع) "فصل فی الحیز"

★ **حیز کی تعریف:**

وہ چیز جس کے ذریعے جسم اشارہ حسیہ میں غیر سے ممتاز ہو۔

★ **حیز طبعی کی تعریف:**

کسی جسم کی وہ حیز ہوتی ہے کہ اس کی طبیعت اس میں رہنے کا تقاضا کرتی ہے۔

★ **قواسر کی تعریف:** قاسر کی جمع ہے وہ امر جو جسم سے خارج ہو اس کی تاثیر ضرب پیدا کرے
جیسے؛ پتھر کو اوپر سے پھینکنا۔

دعوی (۱): کُلُّ جسمٍ فلہ حیز طبعی
ہر جسم کے لئے حیز طبعی ہے۔

دلیل:
ہم ایک جسم فرض کرتے ہیں
امورِ خارجہ سے خالی ____
تو وہ جسم امر خارج کا تقاضہ ہوگا
____
طبیعت کا تقاضہ ہوگا۔

★ جسم امر خارج کا تقاضہ نہیں ہوسکتا یہ بات باطل ہے کیونکہ ہم نے اس کو امور خارجہ سے خالی مانا ہے۔
★ طبیعت کا تقاضہ ہو سکتا ہے کیونکہ ہر چیز کی طبیعت کا اپنا تقاضہ ہوتا ہے۔ اور یہ ہی اس کا حیز طبعی ہوگا۔

(2)

دعوی: ولا یجوز ان یکون لجسم ما حیزان طبعیان

ایک جسم کے دو یا اس سے زیادہ حیز نہیں ہو سکتے۔

دلیل:

دلیل سے پہلے حیز طبعی کی خاصیت:

جب اس میں ہو تو سکون کا تقاضہ کرے اور جب نکلے تو حرکت کا تقاضہ کرے

دلیل:

اگر جسم کے دو حیز طبعی مانیں تو پھر وہ جسم
دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ ان دونوں حیزوں میں پایا جائے
(یا) صرف ایک میں پایا جائے (یا) دونوں میں نہیں پائے جائے

* پہلی صورت دونوں حیزوں میں پایا جائے تو یہ باطل ہے۔
* دوسری صورت بھی باطل ہے اس لئے کہ جب وہ جسم ایک حیز
میں پایا گیا تو اب دوسرے کو طلب کریگا یا نہیں اگر وہ دوسرے کو
طلب نہ کرے تو وہ دوسرا اس کا حیز طبعی نہ رہیگا حالانکہ ہم نے
اس کو حیز طبعی فرض کیا ہے اور اگر دوسرے کو طلب کرے تو
پہلا حیز طبعی نہ رہیگا جبکہ ہم نے اسے حیز طبعی فرض کیا ہے۔

رد:

دعویٰ نمبر (۱) کا رد "ہر جسم کے لئے حیز طبعی ہے"

اور آپ نے دلیل پیش کی ہے جسم امورِ خارجہ سے خالی ہے۔ اور خارج کا تقاضہ نہیں کرتا طبیعت کا تقاضہ کرتا ہے۔

تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ذات باری تعالیٰ امورِ خارجہ سے خالی ہے یا نہیں! تو اب تیسری شکل بھی فرض کرنا پڑے گی۔ کہ (محض تعین الٰہی سے خالی ہے) تو پہلے اس کو باطل کرنا ہوگا پھر جا کر دعویٰ ثابت ہوگا۔

اور ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جب جسم امورِ خارجہ سے خالی ہو تو امرِ خارج کا تقاضہ کرتا ہے اور نہ طبیعت کا تقاضہ کرتا ہے۔ بلکہ جو بھی چیز کسی حیز میں ہے محض تعین الٰہی سے ہے۔

31/05/2023

(فصل ثامن) "فصل فی الشکل"

شکل کی تعریف:

وہ هیئت جو ایک یا ایک سے زائد حدود کے احاطہ کی مقدار سے حاصل ہو۔

دعوی (1): کل جسم فلہ شکل طبعی

ہر جسم کے لئے شکل کا ہونا ثابت ہے۔

دلیل:

صغری = کل جسم متناہ - نظری دلیل = دلیل تسلّمی

کبری = کل متناہ متشکل - نظری دلیل = شکل کی تعریف

نتیجہ:

(کل جسم متشکل)

ہر جسم متناہی ہوتا ہے اور ہر متناہی متشکل ہوتا ہے۔ لہذا ہر جسم متشکل ہوگا۔ اور ہر متشکل کے لئے شکل کا ہونا ضروری ہے لہذا ہر جسم کے لئے شکل کا ہونا ضروری ہے

دعوی (2): ان کل متشکل فلہ شکل طبعی

ہر متشکل کے لئے شکل طبعی ضروری ہے۔

دلیل:

ایک جسم فرض کرتے ہیں۔

رد:-

کسی جسم کے لئے شکل ہونے میں خرابی نہیں ہے
خرابی شکل طبعی ماننے میں ہے۔ کہ وہ شکل طبیعت کی ذات کا
تقاضہ ہے اور یہ غلط ہے ہر شکل محض تعین الہی سے ہے

تمت بالخیر

01 - 06 - 2023
بروز جمعرات